130647 ـ والدہ فوت ہوئی تو اس کے ذمہ دو رمضان کے روزے تھے

سوال

والدہ نے مجھے بتایا کہ ان کے ذمہ دو رمضان کے روزے ہیں، کیونکہ ماہ رمضان میں تو ولادت تھی اور فوت ہونے تك انہوں نے قضاء کے روزے نہیں رکھے، تو کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھوں یا کھانا کھلا دوں ؟
کیا میں بکرا ذبح کر کے اسے ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کر دوں یا کھانے کی رقم تقسیم کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

بہتر تو یہی ہے کہ آپ اپنی والدہ کی جانب سے روزے رکھیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے " متفق علیہ

اور ولی میت کا قریبی ہوتا ہے، اگر آپ یا کسی اور وارث کے لیے روزے رکھنا آسان نہیں تو پھر آپ والدہ کے ترکہ اور وراثت سے ایك دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلائیں، اور اس کی مقدار نصف صاع ہے جو کہ علاقے میں استعمال ہونے والا غلہ کی شکل میں دی جائیگی، اور اگر ایك ہی فقیر کو اکٹھا دے دیا جائے تو بھی جائز ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الافتاء

الشيخ عبد العزيز بن عبد اللہ بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفي.

الشيخ عبد اللہ غديان.